۱ شعبان ۱۴۴۶ھ-۳۱جنوری ۲۰۲۵ء

صدای حوزہ

۱

مراجع کرام

شمارہ-۳۶
مقدماتی اشاعت

ہم نے کہا تھا کہ مزاحمت زندہ ہے اور زندہ رہے گی۔غزہ فتحیاب ہوا

رہبر انقلاب اسلامی آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای

رہبر انقلاب اسلامی آیت اللہ العظمیٰ خامنہ ای نے بدھ ۲۲ جنوری ۲۰۲۵ کی صبح حسینیۂ امام خمینی میں ملک کے نجی شعبے سے وابستہ بعض صنعت کاروں اور سرگرم افراد سے ملاقات کی۔

انھوں نے اس ملاقات میں غزہ میں جنگ بندی اور غزہ کی فتح کو، مزاحمت کے زندہ ہونے اور زندہ رہنے

کی پیشگوئی کے عملی جامہ پہننے کی کھلی نشانی بتایا۔ انھوں نے کہا کہ جو کچھ دنیا کی نظروں کے سامنے ہو رہا ہے وہ ایک افسانے کی طرح ہے کہ انسانی اقدار کی پروا نہ کرنے والی امریکا جیسی ایک بڑی جنگی مشین اپنے بنکر بلسٹر بم ظالم اور خونخوار صیہونی حکومت کو دے اور وہ سفاک و بے رحم حکومت پندرہ ہزار بچوں پر ان کے گھروں اور اسپتالوں میں بمباری کرے لیکن اپنے اہداف حاصل نہ کر سکے۔

رہبر انقلاب نے اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ اگر امریکی وسائل نہ ہوتے تو صیہونی حکومت ابتدائی کچھ ہفتوں میں ہی گھٹنے ٹیک چکی ہوتی، کہا کہ صیہونی حکومت نے اس ایک سال اور کچھ مہینے کے عرصے میں جہاں تک ممکن تھا جرائم کا ارتکاب کیا، غزہ کے چھوٹے سے علاقے میں گھروں، اسپتالوں، مسجدوں اور گرجا گھروں پر بمباری کی لیکن آخر کار وہ نہ صرف یہ کہ اس ہدف کو، جسے اس کے روسیاہ اور بدبخت سربراہ نے طے کیا تھا، یعنی حماس کی نابودی اور مزاحمت سے عاری غزہ کا مینیجمنٹ، حاصل نہ کر سکی بلکہ وہ اسی حماس کے ساتھ مذاکرات کی میز پر بیٹھنے اور جنگ بندی کے لیے اس کی شرطوں کو ماننے پر مجبور ہو گئی۔ انھوں نے غزہ کے معاملے میں مزاحمت کی شادابی اور فتحیابی کو، استقامت کی صورت میں فتح عطا کرنے کی الٰہی سنت کے عملی جامہ پہننے کا مصداق بتایا اور کہا کہ جہاں بھی خدا کے اچھے بندوں کی جانب سے مزاحمت و استقامت ہوگی، وہاں فتح یقینی ہے۔

آیت اللہ خامنہ ای نے ایران کے کمزور ہو جانے کے خیالی پلاؤ پکانے والے بیان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ مستقبل بتائے گا کہ کون کمزور ہوا ہے، جس طرح سے کہ صدام نے بھی ایران کے کمزور ہو جانے کے خیالی پلاؤ کے ساتھ حملہ شروع کیا تھا اور ریگن نے بھی اسی خیال کے ساتھ اس کی بھرپور مدد کی تھی لیکن آخر کار وہ دونوں اور خیالی پلاؤ پکانے والے دسیوں دیگر لوگ جہنم رسید ہو گئے جبکہ اسلامی جمہوریہ روز بروز ترقی و پیشرفت کرتی رہی، اللہ کے فضل و کرم سے یہ تجربہ دوہرایا جائے گا۔ انھوں نے اپنے خطاب کے ایک دوسرے حصے میں بریکس جیسی تنظیموں میں رکنیت کو اہم بتایا اور اس بڑے موقع سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے لیے ملک کی سفارت کاری کے ذمہ داروں کے سرگرم ہو جانے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ برکس کا معاشی و مالیاتی نظام کہ جو رکن ملکوں کے درمیان آپسی کرنسی میں لین دین کو ممکن بناتا ہے، ایک اہم گنجائش ہے۔

رہبر انقلاب اسلامی نے تجارتی لین دین سے جہاں تک ممکن ہو ڈالر کو ختم کیے جانے کو ضروری بتایا اور کہا کہ یہ کام، جسے انجام دینے کے لیے صدر محترم بھی کوشاں ہیں، معاشی کارزار میں بہت اہم اور بڑا کام، بہت ٹھوس اور فیصلہ کن قدم ہے اور رزرو بینک کو، دوسری کرنسیوں کے لیے دروازے کھول دینے چاہییے، البتہ اس پر ردعمل بھی سامنے آئیں گے لیکن یہ کام ملک کے ہاتھوں کو زیادہ مضبوط بنائے گا۔ انھوں نے نجی سیکٹر کی توانائیوں اور کارناموں کو منظر عام پر لانے کی غرض سے منعقد ہونے والی «پیشرفت کے علمبردار» نامی نمائش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ نمائش، ملک کے حقائق کے ایک چھوٹے سے حصے کو دکھاتی ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی بتاتی ہے کہ پرائیویٹ سیکٹر نے دباؤ، پابندیوں اور دھمکیوں کے باوجود قابل قبول حد تک پیشرفت کی ہے اور ملک آگے کی طرف بڑھ رہا ہے اور ہمیں اللہ کی اس بڑی نعمت کی قدردانی کرنی چاہیے۔

آیت اللہ خامنہ ای نے دشمنوں کی جانب سے مایوسی اور ناامیدی کا ماحول بنانے کی کوششوں کے پیش نظر معاشی شعبے میں سرگرم افراد کی رپورٹوں کو پیشرفت اور حیات کا سبب بتایا اور کہا کہ افسوس کہ میڈیا کی ناقص کارکردگی کی وجہ سے جوان، طلباء اور دوسرے طبقے ان اچھی خبروں اور حاصل کی گئی پیشرفتوں سے مطّلع نہیں ہیں اور اس کام کے ذمہ داروں کو اس سلسلے میں میڈیا پر ایک اہم کام کی منصوبہ بندی کر کے اسے پیش کرنا چاہیے۔ انھوں نے حالیہ برسوں میں معاشی سرگرمیاں انجام دینے والوں کے ساتھ پانچ ملاقاتوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے سنہ ۲۰۱۹ میں پابندیوں اور دھمکیوں کے اوج پر مینوفیکچررز اور صنعت کاروں کو معاشی جنگ میں فرنٹ لائن کے کمانڈروں کا نام دیا تھا اور پیداوار میں اضافے کا مطالبہ کیا تھا اور بعد کے برسوں کی نشستوں میں پتہ چلا کہ نجی شعبہ پیداوار میں اضافے کے عمل میں پوری طاقت اور خلاقیت کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے اور اس سال بھی پتہ چلا کہ معاشی شعبے میں سرگرم افراد اپنے زمینی تجربات کے ساتھ پیداوار اور سرمایہ کاری میں اضافے کے لیے کوشاں ہیں۔

رہبر انقلاب نے انتظامیہ، مقننہ اور عدلیہ کے سربراہوں کی جانب سے «پیشرفت کے علمبردار» نامی نمائش کے معائنے کو مفید اور ضروری بتایا اور کہا کہ گزشتہ سال بھی شہید رئیسی اس نمائش کا معائنہ کرنے کے بعد بہت خوش اور پرامید ہوئے تھے۔ رہبر انقلاب اسلامی کے خطاب سے پہلے ملک کے ۱۳ مینوفیکچررز اور نجی شعبے میں سرگرم افراد نے بعض پیشرفتوں اور مشکلات کا ذکر کیا اور کچھ تجاویز پیش کیں۔

شہید رازینی انتہائی انقلابی اور محکم شخصیت کے مالک تھے

آیت اللہ العظمی نوری ہمدانی

حضرت آیت اللہ نوری ہمدانی نے حجۃ الاسلام والمسلمین حاج شیخ علی رازینی اور شیخ محمد مقیسہ کی شہادت پر تعزیتی پیغام جاری کیا ہے۔ ان کے تعزیتی پیغام کا متن درج ذیل ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عالم خدمت گزار اور انقلابی جناب حجت الاسلام والمسلمین حاج شیخ علی رازینی اور جناب حجت الاسلام شیخ محمد مقیسہ «رحمۃ اللہ علیہما» کی شہادت کو تمام پسماندگان کے لیے تبریک اور تسلیت عرض کرتا ہوں۔

رازینی خاندان ہمیشہ علم، فقاہت اور شہادت کی علامت رہا ہے۔ اس شہید کے والد بزرگوار، چچا اور اجداد سب ہمدان کے متقی اور مؤثر علماء میں شامل اور دین اور معنویت کے فروغ میں ہمیشہ نمایاں رہے ہیں۔

یہ خاندان انقلاب اسلامی اور عراق-ایران جنگ میں ہمیشہ سرفہرست رہا اور دین اور وطن کے لئے کئی شہداء پیش کیے۔

مرحوم شہید علی رازینی ایک محکم اور انقلابی شخصیت کے مالک تھے جو تمام عمر نظام اسلامی کے تحفظ کے لیے سرگرم رہے۔ وہ کئی بار دشمنوں کے حملوں کا نشانہ بنے اور آخر کار شہادت کے عظیم مرتبے پر فائز ہو کر اپنی زندگی کی جدوجہد کا حقیقی انعام پایا۔

میں خداوند متعال سے ان شہداء کے لیے رحمت اور فضل کی دعا کرتا ہوں۔

حسین نوری ہمدانی

ہمیشہ اپنے مطالعہ کو سجدہ شکر کے ساتھ ختم کریں

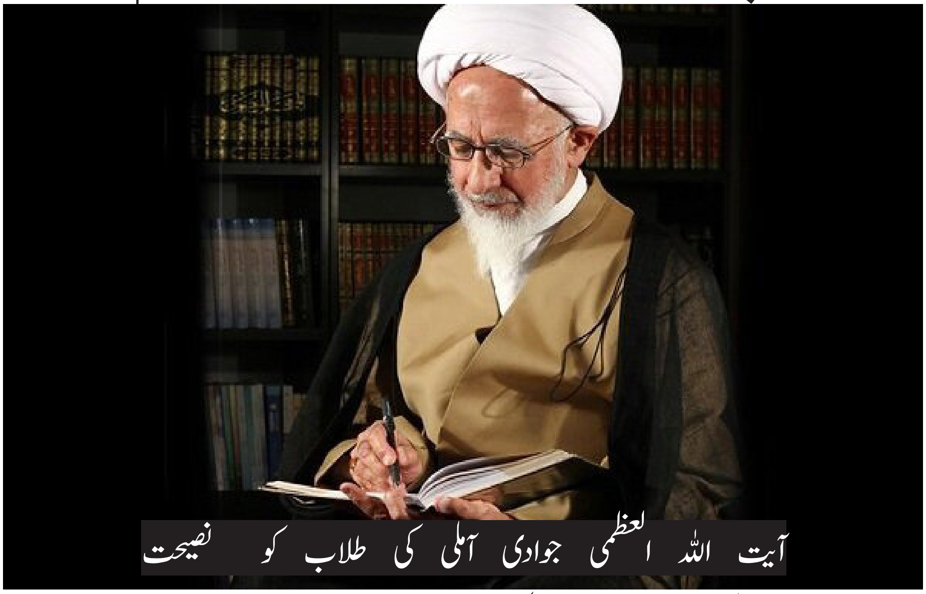

آیت اللہ العظمی جوادی آملی کی طلاب کو نصیحت

حضرت آیت اللہ جوادی آملی نے مطالعے کے بعد سجدہ شکر کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے کہا: ہم طلبہ کے لیے یہ ایک دینی ادب ہے کہ ہمارے مطالعے کے کمرے میں ایک سجدہ گاہ موجود ہو۔ جب ہمارا مطالعہ مکمل ہو جائے تو ہم ایک سجدہ شکر کریں اور پھر باہر آئیں۔

ان باتوں کو اپنے معمولات کا حصہ بنائیں۔ یہ نعمتیں ہیں، یہ عام چیزیں نہیں ہیں۔ خدا کا شکر کہ اس نے ہمیں تندرست جسم، صحیح فکر اور درست عقیدہ عطا کیا اور ہمیں اہل بیت علیہم السلام کے راستے پر آنے کی توفیق دی تاکہ ان کے کلام کو سیکھ سکیں۔

ہمیشہ سجدہ شکر کریں، اس میں زیادہ وقت نہیں لگتا۔ صرف سجدہ گاہ پر سر رکھ دیں، چاہے کوئی ذکر نہ بھی کریں کیونکہ سجدہ شکر میں ذکر لازمی نہیں۔ وہ سجدۂ تلاوت ہے جس میں بعض نے ذکر کا کہا ہے۔ اگر ذکر کرنا چاہیں تو کہہ سکتے ہیں: * » حمداً حمداً حمداً، شکراً للہ « ۔

دینی زندگی گزارنا عام زندگی سے مختلف ہے۔ انسان کو اپنے ولی نعمت کے ساتھ ایک تعلق رکھنا چاہیے۔ اگر خدا توفیق دے اور انسان اہل بیت علیہم السلام کے ساتھ مانوس ہو تو اس تعلق کو ایسے ہی ضائع نہ کریں۔ خداوند متعال فرماتا ہے: * » لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ « یعنی اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ عطا کروں گا۔

امیرالمومنین (ع) کی محبت مومنوں کے نامہ اعمال کا عنوان ہے

آیت اللہ العظمی مکارم شیرازی

Hawzah news agency Photo: Abbas Faramarzi

آیت اللہ مکارم شیرازی نے امام علی بن ابی طالب (ع) کی ولادت کے موقع پر طلاب کی عمامہ گذاری کی اور اس موقع پر منعقدہ جشن سے خطاب کرتے ہوئے معصومین (ع) کی روایات کی روشنی میں بیان کیا کہ مومنوں کے نامہ اعمال کا عنوان محبت حضرت علی (ع) ہونا چاہیے، لہٰذا، مومن کے لیے سب سے اہم چیز اظہار محبت علی (ع) ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ محبت کا مطلب صرف عشق اور لگاؤ نہیں ہے، بلکہ اصل چیز عمل ہے، محبت عملی ہونی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے: « اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو۔ » محبت کی شرط معصومین علیہم السلام کے اقوال، اعمال اور رفتار کی پیروی اور اطاعت ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو لوگ حضرت علی (ع) کی پیروی کرتے ہیں، قیامت میں ان کے نامہ اعمال کا عنوان قول اور عمل دونوں میں محبت علی (ع) ہو گا۔ لہٰذا، اعمال کی فہرست کا عنوان حضرت علی (ع) کے اقوال، اعمال اور رفتار کی اطاعت اور محبت کا اظہار ہونا چاہیے، تاکہ یہ قیامت میں نجات کا سبب بنے۔

اس مرجع تقلید نے عمامہ پوشی کے موقع پر طلباء کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ آج جب آپ نے روحانیت کا لباس پہنا ہے، تو تمہاری زندگی کا ایک نیا مرحلہ شروع ہوا ہے۔ اب آپ کی ذمہ داری بڑھ گئی ہے اور آپ کی ذمہ داری لوگوں، خاندان اور معاشرے کو لے کر زیادہ سنگین ہو گئی ہے، آپ شان لباس روحانیت کی پاسداری کریں۔

آیت اللہ مکارم شیرازی نے امام عصر (عج) اور امام صادق (ع) کی شاگردی اور سربازی کے اعزاز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اس لباس کے ساتھ کئی عظیم ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں جنہیں آپ کو نبھانا ہے۔ یہ ذمہ درای آپ کے اعمال، رفتار اور لوگوں، خاندان اور معاشرے کے ساتھ آپ کے برتاؤ سے متعلق ہے۔

آیت اللہ العظمی وحید خراسانی

اگر علی (ع) نہ ہوتے تو آدم سے لے کر خاتم (ص) تک تمام انبیاء کی بعثت ناقص ہوتی

حضرت آیت اللہ وحید خراسانی نے حضرت علی علیہ السلام کے یوم ولادت کی مناسبت سے ان کی خلقت میں اعلیٰ مقام اور منزلت کو بیان کرتے ہوئے کہا:

« اگر امیر المومنین علی علیہ السلام نہ ہوتے تو آدم سے خاتم (ص) تک تمام انبیاء کی بعثت ناقص ہوتی.... صحیفوں سے لے کر قرآن کریم تک تمام آسمانی کتب کا نزول بھی ناقص ہوتا۔ »

۱ شعبان ۱۴۴۶ھ-۳۱ جنوری ۲۰۲۵ء
شمارہ-۳۶
مقدماتی اشاعت

ایران پر مختلف پابندیوں کے باوجود ہماری علمی ترقی

اس قدر نمایاں ہے کہ دنیا بھی اس کی معترف ہے۔(آیت اللہ اعرافی)

ایرانی دینی مدارس کے سربراہ آیت اللہ علی رضا اعرافی نے تہران میں واقع آزاد اسلامی یونیورسٹی کے مرکزی دفتر میں منعقدہ اجلاس میں شرکت کی۔

رپورٹ کے مطابق یہ اجلاس دینی مدارس کے انتظامی مرکز اور آزاد اسلامی یونیورسٹی کے درمیان مفاہمت نامے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے منعقد ہوا تھا۔

اس موقع پر آیت اللہ اعرافی نے آزاد اسلامی یونیورسٹی کے کاموں کی تعریف کرتے ہوئے کہا: مجھے اس اجلاس میں شرکت کر کے خوشی ہوئی۔ یہ اجتماع بذاتِ خود ایک قیمتی موقع ہے اور ان بنیادی حکمت عملیوں کی عکاسی کرتا ہے جنہیں انقلاب اسلامی نے اپنایا ہے۔

انہوں نے مزید کہا: آزاد اسلامی یونیورسٹی ملک کے علمی نظام اور تعلیم و تربیت کے اہم ستونوں میں سے ایک ہے۔

حوزہ علمیہ کے سرپرست نے کہا: ملک پر اقتصادی، سیاسی، اور ثقافتی دباؤ کے باوجود، ہماری علمی ترقی اس قدر نمایاں ہے کہ مغرب بھی اس کا اعتراف کرتا ہے۔

انہوں نے کہا: آزاد اسلامی یونیورسٹی اسلامی انقلاب کی ایک بڑی کامیابی ہے۔ اس کے پاس متعدّد نمایاں خصوصیات ہیں جیسے طلبہ کی تعداد، علمی اور تکنیکی کامیابیاں، تعلیمی مراکز، اور اساتذہ کی تعداد۔

آیت اللہ اعرافی نے مزید کہا: دینی مدارس کے شعبے میں بھی، خاص طور پر حالیہ برسوں میں، شاندار پیشرفت اور مثبت تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں۔

حوزہ علمیہ کی اعلی کونسل کے اس رکن نے کہا: اگر ہم اسلام کے ابتدائی دور پر نظر ڈالیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ ابتدائی علمی مراکز وہی تھے جنہوں نے اسلامی دنیا کو ایک بڑی تہذیب میں تبدیل کیا۔ مغربی ممالک نے بھی نشاۃ ثانیہ کے بعد یہی راستہ اختیار کیا۔

آیت اللہ اعرافی نے کہا: یہی عوام تھے جنہوں نے امام خمینی (رہ) کا پیغام قبول کیا، اپنے اندر بیداری کی تحریک پیدا کی اور اب تک اپنے مقاصد پر قائم ہیں۔

قرآن کریم صرف پاکیزہ دلوں پر اثر کرتا ہے

سربراہ جامعۃ المصطفی

سربراہ جامعۃ المصطفی العالمیہ، حجت الاسلام والمسلمین علی عباسی نے کہا کہ اگر دل ناپاک ہو تو قرآن کریم کا کوئی اثر نہیں ہوتا، انہوں نے طلاب جامعۃ المصطفیٰ اور ان کے اہل خانہ کے لیے قرآن سے انسیت کو بنیادی اہمیت کا حامل قرار دیتے ہوئے کہا کہ قرآن کریم اسلامی تمدن اور زندگی کی بنیاد ہے۔ انہوں نے کہا کہ قرآن کریم تمام اسلامی علوم کی اساس ہے اور جامعۃ المصطفی کو اپنے عالمی مشن کے تحت قرآنی تعلیمات کے فروغ میں سب سے زیادہ کوشش کرنی چاہیے۔ طلاب کے اہل خانہ کے لیے قرآنی فیسٹیول کے انعقاد کو ایک مؤثر قدم قرار دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ فیسٹیول بچوں اور خواتین کو قرآنی تعلیمات سے روشناس کرانے میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔

قرآنی فیسٹیول کے اغراض و مقاصد

مرکز امور خاندان المصطفی کے سربراہ حجت الاسلام والمسلمین قاضوی نے کہا کہ قرآنی فیسٹیول کا آغاز ۲۰۰۸ میں ہوا اور ۲۰۱۲ سے مستقل طور پر منعقد ہو رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس کا مقصد طلاب کے خاندانوں میں قرآنی تعلیمات کو فروغ دینا، قرآنی صلاحیتوں کو دریافت کرنا اور قرآنی سرگرمیوں کو عام کرنا ہے۔

فیسٹیول کا موضوع اور اختتام

امسال قرآنی فیسٹیول کا موضوع «گام دوم انقلاب اسلامی» مقرر کیا گیا ہے، جس میں خودسازی، معاشرتی تشکیل، اور اسلامی تمدن سازی پر زور دیا گیا ہے۔ حجت الاسلام قاضوی نے کہا کہ ہر گھر کو قرآنی معاشرہ اور مدرسہ بنانا اس فیسٹیول کا بنیادی ہدف ہے۔ فیسٹیول کا اختتام نیمۂ شعبان کو ہوگا۔

میڈیا؛ اسلام اور معارفِ اہل بیت (ع) کو پھیلانے کا بہترین ذریعہ ہے

حجت الاسلام والمسلمین رمضانی

مجمع جہانی اہل بیت (ع) کے سکریٹری جنرل حجت الاسلام والمسلمین رضا رمضانی نے قم میں میڈیا کے حوالے سے منعقدہ بین الاقوامی اجلاس میں میڈیا کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا: آج کے دور میں میڈیا دنیا میں انتہائی اہمیت اختیار کر چکا ہے اور کسی بھی مسئلہ میں ہر چیز سے زیادہ اثرانداز ہوتا ہے۔

انہوں نے مزید کہا: مستقبل میں میڈیا مختلف شعبوں میں اور بھی زیادہ مؤثر ہو سکتا ہے اور مثبت یا منفی دونوں طرح کے رجحانات کو جنم دے سکتا ہے۔

دشمن کی شکست قوت ایمان سے ممکن ہے: صدر مجلس علمائے ہند

حجة الاسلام والمسلمين سيد حسين مهدى

صدر مجلس علمائے ہند اور استاد جامعة الامام امیر المومنین علیہ السلام (نجفی ہاوس) حجۃ الاسلام والمسلمین سید حسین مہدی حسینی نے اپنے دورہ ایران کے موقع پر حوزہ نیوز ایجنسی کے مرکزی دفتر کا دورہ کیا اور حوزہ نیوز کے نامہ نگار کے ساتھ حالات حاضرہ پر گفتگو کی جس کا پہلا حصہ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے: سوال: حوزہ نیوز ایجنسی میں آپ کا خیر مقدم ہے، سب سے پہلے آپ اپنے بارے میں اور اپنے تعلیمی سفر کے بارے میں بتائیں کہ یہ سفر کہاں سے شروع ہوا اور کن اساتذہ سے کسب فیض کیا؟

حجۃ الاسلام والمسلمین سید حسین مہدی حسینی:

بسم الله الرحمن الرحیم الحمدلله والصلاة و السلام علی اله الطیبین الطاہرین

اگر میں اپنے ماضی کی طرف پلٹوں تو اس کی ایک لمبی تاریخ ہے، مدرسہ جوادیہ اور مدرسہ الواعظین سے میرے تعلیمی سفر کی ابتدا ہوئی، اُس وقت جوادیہ مولانا ظفر الحسن صاحب قبلہ اور مدرستہ الواعظین نادرۃ الزمن مولانا ابن حسن صاحب نونہروی کی مدیریت میں چل رہا تھا، پھر میں حوزہ علمیہ قم آیا، حوزہ علمیہ قم میں استاد وجدانی فخر جو کہ اس وقت زمانے میں لمعہ کے استاد تھے اور استاد نظری (نظریان) استاد شیخ علی پناہ سے استفادہ کیا، یہ تمام اس وقت مرحوم ہو چکے ہیں، اس وقت بھی ہمارے بعض اساتذہ جیسے آیت اللہ العظمٰی مکارم شیرازی باحیات ہیں۔

سوال: نوجوانوں کو آج کے زمانے میں دین کی طرف راغب کرنے کا عملی طریقہ کیا ہے اور کس طرح انہیں دین کی طرف راغب کرسکتے ہیں؟

حجۃ الاسلام والمسلمین سید حسین مہدی حسینی:

تھکا دینے والے عمل نہیں انجام دینے چاہیئے، آج اس وقت ساری دنیا کے اندر انٹرنیشنل لیول کے اوپر ۴۰ منٹ کا درس ہوتا ہے، ۴۰ منٹ کے درس میں بھی سننے والے کبھی بے توجہ ہو جاتے ہیں، ایران کے اندر میں نے مفسر قرآن حجۃ الاسلام قرائتی کو دیکھا ہے کہ ان کی تین منٹ کی، ڈیڑھ منٹ کی یا کچھ سکنڈ کی بہت مختصر سی کلپ ہوتی ہے، اس کے معنی یہ ہوئے کہ آپ وقت کی ضرورت کو محسوس کر رہے ہیں، جب ضرورت کو محسوس کرلیں تو لمبی لمبی چیزیں نہیں بلکہ کلمات قصار سے کام لیں گے جو کہ انسانیت ساز ہیں، اگر اہل بیت علیہم السلام کے انسانیت ساز کلمات کو نشر کریں گے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ انسان پہلے بنے گا ایمان بعد میں لائے گا، کیوں انسان حیوان ناطق ہے، لہذا پہلے انسان بنے گا پھر ایمان لائے گا، جس طرح ہر گھوڑے کو ریس میں نہیں لایا جاتا، پہلے اسے تنظیم دی جاتی ہے پھر ریس میں لایا جاتا ہے، لہذا یہ انسان حیوان ناطق ہے، جب انسان بن جائے گا تو پھر دین سے قریب ہوگا۔

حجۃ الاسلام مولانا سید کلب جواد نقوی کا حوزہ نیوز ایجنسی کا دورہ، ایجنسی کے اراکین سے اہم ملاقات

حوزہ علمیہ ایران کے میڈیا و ڈیجیٹل اسپیس سینٹر کے سربراہ، اراکین اور نامہ نگاروں نے دبیر مجلس علمائے ہند حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید کلب جواد نقوی سے حوزہ نیوز ایجنسی کے مرکزی دفتر میں ملاقات کی۔ اس ملاقات میں نیوز ایجنسی کی کارکردگی، خدمات، اور موجودہ چیلنجز پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ ملاقات کے آغاز میں حوزہ نیوز ایجنسی کے بین الاقوامی سروس کے چیف ایڈیٹر، جناب علی فقیہ نے مولانا کا خیر مقدم کرتے ہوئے نیوز ایجنسی کی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی اور کہا کہ حوزہ نیوز مختلف زبانوں میں اپنی خدمات انجام دے رہا ہے اور دنیا بھر میں اہم واقعات کی نشر و اشاعت میں بنیادی کردار ادا کر رہا ہے۔ انہوں نے «پارہ چنار» کے واقعے کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ حوزہ نیوز نے اس واقعے کی سب سے پہلے رپورٹ نشر کی، جسے بعد میں مراجع عظام، جیسے آیت اللہ اعرافی، نے پڑھا اور اپنے تاثرات پیش کیے۔ انہوں نے بتایا کہ حوزہ نیوز نے گزشتہ سال ہندی زبان میں ویب سائٹ کا آغاز کیا، جو الحمدللہ کامیابی سے کام کر رہی ہے۔ انہوں نے حوزہ نیوز کے دیگر منصوبوں، جیسے «افق حوزہ» ہفتہ وار اخبار اور «حوزہ ٹی وی»، کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ نیوز ایجنسی شبہات کے مدلل جوابات فراہم کرنے میں مصروف عمل ہے۔ حوزہ علمیہ ایران کے میڈیا و ڈیجیٹل اسپیس سینٹر کے سربراہ حجت الاسلام والمسلمین رضا رستمی نے کہا کہ دشمن علماء کو عوام سے دور کرنا چاہتا ہے تاکہ وہ دین کی اپنی مرضی سے تشریح کر سکے۔ اس تناظر میں حوزہ نیوز ایجنسی ایک اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اردو زبان میں حوزہ نیوز کی کارکردگی نمایاں ہے اور علماء کرام سے وابستہ افراد اس میدان میں فعال ہیں۔

مولانا سید کلب جواد نقوی نے ملاقات کے دوران آیت کریمہ: «الَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسَالَاتِ اللَّهِ...» کی تلاوت کرتے ہوئے میڈیا کے کردار پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ یہودیوں نے عالمی میڈیا پر کنٹرول حاصل کر رکھا ہے، جس کا اثر ہندوستان میں بھی نظر آتا ہے۔ قاسم سلیمانی کی شہادت کے بعد ہندوستانی میڈیا نے انہیں دہشت گرد کے طور پر پیش کیا، کیونکہ ان کا ماخذ یہودی ذرائع تھے۔ مولانا نے کہا کہ حوزہ نیوز ایجنسی کی ذمہ داری ہے کہ وہ حقیقت پر مبنی خبریں دنیا کے سامنے پیش کرے۔

مولانا نے کہا کہ اس وقت دنیا میں ۷۰۰ سے زائد عربی چینل ایران، اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سرگرم ہیں۔ انہوں نے حوزہ نیوز ایجنسی کو «نعمت الٰہی» قرار دیتے ہوئے کہا کہ ہندوستان میں ایجنسی کی ہندی زبان میں خدمات سے حساسیت پیدا ہوئی ہے، اور حکومت نے اسے انقلاب اسلامی پھیلانے کا ذریعہ قرار دیا۔ مولانا کلب جواد نقوی نے مزید کہا کہ جب ایران نے اسرائیل پر حملہ کیا اور اسرائیل نے دھمکی دی، تو ہندوستانی میڈیا میں افواہ پھیلائی گئی کہ آیت اللہ خامنہ ای کہیں چھپ گئے ہیں۔ لیکن رہبر انقلاب کی نماز جمعہ نے ان تمام فتنوں کو ختم کر دیا۔

ملاقات کے اختتام پر مولانا نے حوزہ نیوز ایجنسی کے کام کی تعریف کی اور اسے وقت کی اہم ضرورت قرار دیا۔

تعلیمات اہل بیت (ع) سے ہی انسانیت فروغ پا سکتی ہے

ماہ جمعہ دہلی، حجۃ الاسلام والمسلمین سید محمد علی محسن تقوی نے قم المقدسہ میں حوزہ نیوز ایجنسی کے مرکزی دفتر کا دورہ کیا اور حوزہ نیوز کے نامہ نگار کے ساتھ حالات حاضرہ پر تفصیلی گفتگو کی۔ اس ملاقات میں مختلف موضوعات پر ان کے خیالات پیش خدمت ہیں۔

اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات آج کے زمانے میں کس طرح لوگوں کو رہنمائی فراہم کرتی ہیں؟

اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات سے انسانیت کو صحیح معنی میں سچا درس ملے گا اور انسانیت کو فروغ ملے گا، اسی سے انسان اپنے صحیح اور واقعی کمالات کو حاصل کر سکے گا، دنیا امن کا گہوارہ بنے گا، دنیا اپنے مقصد کو بغیر کسی مزاحمت کے حاصل کر سکے گی، صرف اور صرف اہل بیت علیہم السلام ہی کا بتایا ہوا راستہ ہے یہ جو اس سلسلے میں انسان کی رہنمائی کر سکتا ہے۔

نوجوانوں کو دین کی طرف راغب کرنے کے عملی اور مؤثر طریقے کیا ہو سکتے ہیں؟

ایک طریقہ منبر ہے جو کہ ہمارے یہاں روایتی طریقے سے چلا آرہا ہے، مجالس عزا بہت حد تک اس سلسلے میں کامیاب ہیں، بشرطیکہ اس میں کچھ شرائط کی رعایت ہو، اس کے علاوہ مجلات یا اور دوسرے روزنامے ہیں، اس سلسلے میں بہت زیادہ کام ہو رہا ہے، انٹرنیٹ کے ذریعے سے اور ایرانی سائٹس کے ساتھ جو رابطہ کرنے کی نوجوان کوشش کر رہے ہیں اس کے بہت اچھے نتائج نکل رہے ہیں جو ہے وہ ہمارے سامنے آرہے ہیں، دنیا میں اس وقت کیا کچھ ہو رہا ہے اس کی حقیقت سے ہمیں ایران نے ہمیں واقف کرایا ہے کہ دنیا کی صورت حال کیا ہے۔ جو فریب کاریاں اور پروپیگنڈے جو دشمنان اسلام کی طرف سے ہو رہے ہیں اس کا بھرپور اور صحیح جواب بغیر ایران کی طرف دیکھے ہوئے ممکن نہیں ہے۔

دور حاضر میں اسلامی معاشرے کو درپیش چیلنجز کیا ہیں اور ان کا راہ حل کیا ہے؟ نیز علمائے کرام اس سلسلے میں کیا کردار ادا کر سکتے ہیں؟

جہاں تک چیلنجز کا تعلق ہے، اس وقت ہندوستان موجودہ وضعیت اگر نظر میں رکھیے تو وہاں چیلنجز کچھ اور ہیں، مثلاً آج جس طرح سے اسلام کو اور خود پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات گرامی کو اور قرآن مجید کو جس طرح سے نشانہ بنایا جا رہا ہے، اور اب تو ہندوستان کے اندر بات اس سطح کے اوپر آگئی ہے کہ بہت ہی بھونڈی اور بہت ہی غلط اور توہین آمیز قسم کی لینگویج استعمال کر رہے ہیں اور مسلمانوں کے درمیان پھیلا رہے ہیں تاکہ مسلمان بھی جذبات میں آجائیں اور اسی طرح کی زبان بولیں تاکہ مسلمانوں اور غیر مسلمانوں کے درمیان نفرتوں میں اضافہ ہو اور اس نفرت کے اضافے سے وہ اپنے مقاصد کو پورا کر سکیں۔

اس صورتحال میں ان کے اعتراضات اور ان کے اشکالات کا صحیح اور معقول انداز میں، حکمت سے بھرا اور جواب دیا جائے تو بہت بہتر ہوگا، اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہی ہمارے مسائل کا حل ہے، ہم نہیں چاہتے کہ نفرت پیدا ہو، جیسا کہ کچھ سیاسی طاقتیں اسی کام میں مصروف ہیں کہ وہاں نفرت پھیلائی جائے اور اپنے مقاصد کو حاصل کیا جائے، بہر حال مسلمانوں کے درمیان اب ایک سمجھ پیدا ہو گئی ہے کہ وہ جذباتی زبان جو وہ اب تک استعمال کرتے رہے ہیں ان سے مسائل کا حل ممکن نہیں ہے، بلکہ اس سے مسائل اور پیچیدہ ہوں گے، ہمیں ہندوستان کے اندر محبت کی زبان استعمال کرنی پڑے گی اور دلیل کے ساتھ اپنے موقف کو رکھنا پڑے گا تاکہ ہم اپنی بات کو دوسروں تک پہنچا سکیں، اس وقت تک یہی ہوا ہے کہ مسلمانوں کے خلاف، قرآن مجید کے خلاف، پیغمبر اسلام (ص) بول کر اور صرف افواہیں پھیلا کر صرف اسی طرح کی بے بنیاد چیزیں کہہ کر مسلمانوں کو اذیت دی گئی ہے۔

ہندوستان مختلف تہذیبوں کا گہوارہ ہے، مختلف مذاہب کے لوگ ایک ساتھ زندگی گزار رہے ہیں، ہر مذہب کی ایک الگ فکر ہے، لہذا ان کے درمیان اتحاد اور ہماہنگی کیسے پیدا کی جائے، علمائے کرام کی اس سلسلے میں کیا ذمہ داریاں ہیں؟

ہندوستان مذاہب کا ایک میوزیم کہلاتا ہے، تو صورتحال ہندوستان کی بہت پہلے سے اور ہمیشہ سے رہی ہے، ہندوستان مذاہب کا گہوارہ رہا ہے، بہت سے مذاہب یہاں موجود رہے لیکن آج تک مذاہب کے درمیان اختلافی صورتحال نہیں پیدا ہوئی تھی، اب جو کچھ کیا جا رہا ہے وہ کچھ سیاسی قوتیں کر رہی ہیں، جو مذہب کا نام لے کے اپنے سیاسی مفادات کو پورا کرنے کے لیے منصوبے بنا رہی ہیں، مثلاً ہندو اور مسلمانوں کے درمیان جو فسادات ہو رہے ہیں حتی کہ انگریزی دور کے اندر بھی اتنے فسادات نہیں ہوئے۔

اب اس موجودہ صورتحال میں علماء کی بہت بڑی ذمہ داری ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت کے حالات نے ہمیں سب کچھ سمجھا دیا ہے کہ اب ہمیں کس نہج پر قدم رکھنا چاہیئے اور ہمیں کس انداز سے آگے بڑھنا چاہیے، اور دشمن کا مقابلہ کس طرح سے کرنا چاہیے، برادران اہل سنت میں بھی اور شیعوں میں بھی یہ شعور آگیا ہے، بہر حال میں سمجھتا ہوں کہ علماء کی اہم ذمہ داری ہے۔

ایران کو فلسطینیوں کی حمایت پر ہندوستان میں بین الاقوامی امن ایوارڈ

ایران کو ۲۵ جنوری ۲۰۲۵ کو ہندوستان کے دارالحکومت نئی دہلی میں منعقدہ ایک کانفرنس کے دوران فلسطینی عوام کی حمایت اور امن کی کوششوں کے اعتراف میں بین الاقوامی امن ایوارڈ سے نوازا گیا۔

ایران کو ۲۵ جنوری ۲۰۲۵ کو ہندوستان کے دارالحکومت نئی دہلی میں منعقدہ ایک کانفرنس کے دوران فلسطینی عوام کی حمایت اور امن کی کوششوں کے اعتراف میں بین الاقوامی امن ایوارڈ سے نوازا گیا۔

یہ ایوارڈ ایسے وقت میں دیا گیا ہے جب ایران خطے میں امن کے قیام کے لیے کوشش کر رہا ہے اور اسرائیلی حکومت کی جانب سے غزہ میں جاری نسل کشی اور مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں تشدد کے خلاف فلسطینی عوام کے ساتھ کھڑا ہے۔

یہ سالانہ ایوارڈ ہفتہ کے روز نئی دہلی میں ایک کانفرنس کے دوران ایران کو دیا گیا، جس میں مختلف ممالک کے سفارت کاروں اور ثقافتی شخصیات نے شرکت کی۔

اس ایوارڈ کو ایران اور دیگر ممالک کے درمیان ثقافتی و سیاسی تعلقات کو مضبوط بنانے اور مغربی ایشیا میں امن واستحکام کے لیے اسلامی جمہوریہ کی کوششوں کے اعتراف کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔

یہ اعزاز خطے میں انسانی حقوق اور امن کے مسائل پر عالمی توجہ کی عکاسی بھی کرتا ہے۔

یہ ایوارڈ ایک ایسے وقت میں ایران کو دیا گیا جب کانفرنس میں خطے کے چیلنجز اور بین الاقوامی تعاون کی ضرورت پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

کانفرنس کے منتظمین نے نسل کشی کو روکنے کے لیے عالمی اداروں کی سنجیدہ کارروائی پر زور دیا اور امن کے قیام کے لیے ثقافتی و سماجی تعاون کی اہمیت کو اجاگر کیا۔

کانفرنس میں ہندوستان اور مغربی ایشیا کے درمیان تاریخی ثقافتی تبادلے پر بھی روشنی ڈالی گئی۔

اس سال ایران کے ساتھ ساتھ جنوبی افریقہ، عراق اور قطر کو بھی اس ایوارڈ کے لیے منتخب کیا گیا تھا۔

پاکستان؛ پیکا ترمیمی ایکٹ کو مسترد کرتے ہیں،

ایم ڈبلیو ایم پاکستان کے چیئرمین سینیٹر علامہ راجہ ناصر عباس جعفری

چیئرمین مجلسِ وحدت مسلمین پاکستان سینیٹر علامہ راجہ ناصر عباس جعفری نے حکومت کی جانب سے منظور کردہ پیکا ترمیمی ایکٹ پر شدید ردعمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ ارباب اختیار اپنی نااہلی اور نالائقیوں پر سوال اٹھانے سے خوفزدہ ہیں، پیکا ترمیمی ایکٹ اصلاحی تنقید کا گلا گھونٹنے کی سوچی سمجھی سازش ہے، متنازع پیکا ترمیمی ایکٹ کے ذریعے آزادی اظہار رائے پر قدغن لگائی گئی ہے، یہ قانون جمہوری عمل و بنیادی حقوق کی راہ میں رکاوٹ ہے، اسے مسترد کرتے ہیں، جس میں فیک نیوز کی تعریف وتشریح نہیں کی گئی، بلکہ اس قانون کی آڑ میں سیاسی انتقامی کارروائیاں عمل میں لائی جائیں گی جو کہ ماضی میں بھی ہوتا رہا ہے۔

انہوں نے کہا کہ اسلام آباد میں صحافیوں کے پر امن احتجاج پر بہیمانہ ریاستی تشدد کی شدید مذمت کرتا ہوں، وفاقی دارالحکومت میں نہتے صحافیوں پر لاٹھی چارج ملکی وقار پر وار ہے، صحافتی برادری کے مؤقف کی حمایت کرتے ہیں اور ان کے ساتھ کھڑے ہیں، پیشہ وارانہ صحافت کا آزاد ہونا کسی بھی معاشرے کے لیے آئینے کی مانند ہے، پاکستان میں اس وقت غیر اعلانیہ مارشل لا نافذ ہے، فارم ۴۷ کی کٹھ پتلی حکومت سے آمرانہ رویے کی ہی توقع کی جا سکتی ہے، حکمران سیاسی جماعتوں کا استحکامِ جمہوریت وآئین کے لیے دوہرا مؤقف اور عمل قوم پر عیاں ہو چکا ہے۔

جب آپ اپنے خاندان کی ایک بچی کو پڑھا دیتے ہیں

تو گویا آپ ایک پورا گھرانہ پڑھا اور سنوار دیتے ہیں

پاکستان کے معروف بزرگ عالم دین و اسکالر، رکن اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان، چیئرمین امام خمینی (رہ) ٹرسٹ پاکستان علامہ سید افتخار حسین نقوی نے اپنے ایران کے دورہ کے دوران حوزہ نیوز کے نمائندہ کو خصوصی اور معلوماتی انٹرویو دیا ہے۔ جسے قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے:

بائیوگرافی:

حوزہ: براہِ کرم، آپ اپنی زبانی ہمارے قارئین کو اپنا تعارف کرائیں۔

علامہ سید افتخار حسین نقوی: بسم اللہ الرحمن الرحیم، سب سے پہلے تو حوزہ نیوز کا شکریہ کہ آپ نے ہمیں موقع دیا کہ ہم یہاں بیٹھ کر بعض مسائل پر گفتگو کر سکیں۔

آپ نے جو میرے حوالے سے سوال کیا ہے تو میرا نام سید افتخار حسین نقوی ہے، والد کا نام سید منظور حسین تھا۔ میں نے اپنی ابتدائی تعلیم اپنے آبائی ضلع ملتان کی آبادی مظفر آباد سے حاصل کی۔ پھر وہاں سے والد صاحب کے کام کی وجہ سے ضلع بکھر چلے گئے اور پھر وہاں سے ضلع مظفر گڑھ جو اب ضلع کوٹ ادو بن گیا ہے، وہاں پر مڈل اور پھر ۱۹۶۸ء میں ملتان سے میٹرک کی۔ ہمارے والد صاحب کام وغیرہ کے سلسلے میں مختلف شہروں میں جایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ وہ حیدر آباد گئے ہوئے تھے کہ وہیں انہیں موقع ملا اور وہاں سے ہی پیدل کربلا چلے گئے۔ اس وقت میں میٹرک کے امتحانات کی تیاری کر رہا تھا۔ تو اس وقت میرا پروگرام یہ تھا کہ میں میٹرک کر کے کہیں کلرک وغیرہ لگ جاؤں گا تاکہ گھر کی ضروریات پوری کر سکیں۔ دوسری طرف والد صاحب کی کوئی خبر نہیں تھی کہ وہ کہاں ہیں؟ کوئی رابطہ بھی نہیں تھا۔ چھ ماہ کے بعد بابا کا خط کربلا سے آ گیا کہ «میں کربلا میں پہنچ چکا ہوں، میرا بیٹے افتخار کو کہیں نوکری پر نہیں بھیجنا، اس کو کہیں دینی مدرسے میں داخل کرانا ہے»۔ تو ملتان کا ہی مشہور دینی مدرسہ ہے «مخزن العلوم العربیہ الجعفریہ» استاد العلماء علامہ گلاب علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ، وہ اس مدرسہ کے بانی ہیں، تو اسی مدرسے میں ہی میں نے میٹرک کا امتحان دینے کے بعد داخلہ لے لیا۔

دینی تعلیم کا آغاز:

میں نے اپنی دینی تعلیم کا آغاز وہاں «قائد ملت جعفریہ علامہ سید ساجد علی نقوی» سے کیا۔ جو اس وقت وہاں پر استاد تھے۔ تو پھر والد صاحب نے بتایا تھا کہ انہوں نے جو حرم مولا میں دعائیں مانگیں تھیں ان میں سے ان کی ایک دعا یہی تھی کہ «جس طرح یہاں پر علماء عمامہ والے پھر رہے ہیں، میرا بیٹا بھی اسی طرح کا عمامہ پہنے»۔ جب وہ کربلا سے واپس آئے تو انہوں نے ہمارے سمیت سب خاندان والوں کے پاسپورٹ بنوائے اور پھر اپنے سب رشتہ داروں کا قافلہ لے کر کربلا چل دئے، مجھے بھی ساتھ لے کر گئے تھے۔ اس وقت تک میں ملتان میں کوئی ڈیڑھ سے دو سال تک ہی پڑھا تھا۔ اولی اور ثانیہ کی کتابیں میں وہاں جلدی جلدی ختم کر لی تھیں۔

۱۹۶۹ء کا اوائل تھا کہ ہم نجف اشرف میں داخل ہو گئے۔ پھر ۱۹۶۹ء سے لے کر ۱۹۷۵ء تک میں نجف اشرف میں رہا ہوں۔ نومبر ۱۹۷۵ء میں جب صدام ملعون نجف اشرف کے حوزہ کو خالی کر رہا تھا تو وہاں سے نکالنے کی جو تیسری ٹیم تھی اس میں ہم بھی گرفتار ہوئے، ۱۵ دن وہاں جیل میں رہے اور انہوں نے وہاں سے ہمیں پاکستان بھیجنے کے لیے ڈیپورٹ کیا، وہاں سے ہم ایران پہنچے، رات کے ۲ بجے تقریباً ہم قم پہنچے تو ہم نے بس والوں سے کہا کہ ہمیں یہی نماز پڑھنے دیں۔ غرض ہم نے صبح کی نماز یہاں قم پڑھی اور پھر انہوں نے ہمیں میر جاوہ چھوڑ دیا اور پھر جہاں تک مجھے یاد ہے دسمبر میں ہم کوئٹہ پہنچے، غدیر کا مہینہ تھا، وہاں جشن کا پروگرام بھی ہو رہا تھا۔

دینی و تبلیغی، اجتماعی و تنظیمی فعالیت کا آغاز اور حوزہ علمیہ قم میں آمد کا سبب!!:

تقریباً ۱۹۷۵ء کے اواخر یا ۱۹۷۶ء کے اوائل میں ہی میں نے ملتان کے علاقہ «اندرون پاک گیٹ کے چھِک محلہ کی جعفریہ مسجد» میں، میں نے پیشنمازی شروع کی، وہاں تقریباً ۲ سے اڑھائی سال میں رہا اور پھر وہاں سے ہم «جامعۃ اہل البیت (ع) اسلام آباد»، محسن ملت علامہ شیخ محسن علی نجفی کے پاس منتقل ہو گئے۔ انہوں نے مجھے وہاں بلایا اور وہاں نائب مدیر اور مدرس کی حیثیت سے وہاں خدمت شروع کی۔ اس وقت میری عمر کوئی ۲۵ سے ۲۶ سال تھی۔

جامعۃ اہل البیت (ع) میں دو سے تین سال رہے پھر ایران میں «انقلاب» آ گیا۔ تو اب اسلام آباد میں جب میں کام کر رہا تھا تو ظاہر ہے وہاں پر یونیورسٹیوں سے وابستہ اور تعلیم یافتہ افراد موجود تھے اسی طرح ہم وہاں سیکٹر وائز دروس بھی دیتے تھے تو یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ ہمیں «قم» جانا چاہیے اور کچھ جدید مسائل جیسے سیاست اور معیشت، فلسفہ اور اخلاق اور اجتماعیات وغیرہ کی تعلیم حاصل کر کے یہاں اسلام آباد میں کام کریں۔

حوزوی تعلیم کے ساتھ عصری تعلیم اور حوزہ و یونیورسٹی کا باہمی تعامل:

بہر حال ساتھ حوزوی تعلیم بھی چل رہی تھی اور جو ایک تصور ہمارے ہاں یہ تھا کہ اگر کالج کے لڑکے دینی مدرسے میں گھس جائیں تو دینی مدرسے کا ماحول خراب ہو جائے گا وغیرہ۔ جبکہ امام خمینی رہ نے یہ نظریہ دیا تھا کہ «دانشگاہ اور حوزہ میں تقریب ہونی چاہیے، آپس میں ہماہنگی ہونی چاہیے» تو یہ کام عملی طور پر وہاں شروع ہوا اور پھر انہی دروس کے نتیجے میں بہت سارے یونیورسٹیوں کے بچے حوزہ علمیہ قم کی طرف آئے۔ یہ اس ادارے کی ایک خوبی ہے............ (جاری ہے)

عراق-ایران جنگ میں ڈیڑھ ماہ محاذ پر رہا؛ دینی طلاب کی مادی اور معنوی مدد اپنے لیے اعزاز سمجھتا ہوں

پاکستان کے بزرگ عالم دین اور حوزہ علمیہ المہدی کراچی کے پرنسپل حجت الاسلام والمسلمین شیخ غلام محمد سلیم کا حوزہ نیوز ایجنسی کو خصوصی انٹرویو:

حوزہ علمیہ المہدی کراچی پاکستان کے پرنسپل بزرگ عالم دین حجت الاسلام والمسلمین شیخ غلام محمد سلیم نے حوزہ نیوز ایجنسی کے مرکزی دفتر کا دورہ کیا اور اس موقع پر، انہوں نے حوزہ نیوز کے نامہ نگار کو انٹرویو دیتے ہوئے اپنی علمی زندگی، دین، انقلابِ اسلامی اور دینی طلاب کی خدمات پر تفصیل سے گفتگو کی۔

حوزہ: سب سے پہلے جناب عالی کی خدمت میں حوزہ نیوز ایجنسی کے مرکزی دفتر آمد پر خوش آمدید عرض کرتے ہیں۔

حجت الاسلام والمسلمین شیخ غلام محمد سلیم: بہت شکریہ! میں بھی حوزہ نیوز ایجنسی کی پوری ٹیم کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے مجھ ناچیز کو یہاں مدعو کیا اور مجھے اس عظیم پلیٹ فارم کے توسط سے اپنے مافی الضمیر کو بیان کرنے کا موقع فراہم کیا۔

حوزہ: براہِ کرم سب سے پہلے، آپ ہمارے قارئین کو اپنی زندگی اور ابتدائی تعلیم اور مصروفیات کے بارے میں مختصراً بیان کریں۔

حجت الاسلام والمسلمین شیخ غلام محمد سلیم: بنیادی طور پر میں بلتستان کے ایک دور افتادہ علاقے کے ایک دینی گھرانے میں پیدا ہوا، جہاں آج بھی تعلیم نہ ہونے کے برابر ہے، لیکن میرا گھرانہ ایک دینی گھرانہ تھا، جس کی وجہ سے مجھے شروع سے ہی دینی علوم حاصل کرنے کا شوق تھا اور میرے والدین کی خواہش بھی یہ تھی کہ میں دینی طالب علم بنوں، بہر حال میں نے قرآن کی تعلیم اپنے والد گرامی سے ہی حاصل کی وہ بھی ایک عالم دین تھے اور میرا حوزہ علمیہ نجف اشرف میں داخلہ کروانے کے اسباب فراہم کر رہے تھے، لیکن اچانک ان کی طبیعت خراب ہوئی اور میں نو سال کی عمر میں والد کی عظیم شفقت سے محروم ہوا، اس کے بعد میری پھوپھیوں نے میرے تعلیمی سفر کو جاری رکھنے میں میری مدد کی؛ ۱۹۷۵ میں محمدیہ ٹرسٹ کے بانی شیخ محمد حسن رحمۃ اللہ علیہ نے ہمارے گاؤں میں ایک دینیات سنٹر قائم کیا، جہاں میں نے بھی داخلہ لیا، الحمدللہ ذہین ہونے کے ناطے اگلے سال ہی محمدیہ ٹرسٹ والے آئے اور گاؤں کے سرکردگان سے تقاضہ کیا کہ ہمیں ایک ذہین اور ہوشیار طالبِ علم دیں تو گاؤں کے سرکردگان نے میرا ہی نام دیا یوں میں نے ۱۹۷۵ میں جامعہ محمدیہ مہدی آباد میں داخلہ لیا اور وہاں دینی علوم کے حصول میں مصروف عمل رہا اور وہاں دو سال علوم محمد و آل محمد علیہم السّلام حاصل کرنے کے بعد، ۱۹۷۷ میں جامعہ اہل البیت (ع) اسلام آباد میں داخلہ لیا؛ جہاں مجھے چار سال تک علامہ شیخ محسن علی نجفی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ سید افتخار نقوی دامت برکاتہ سے کسب فیض کا موقع ملا۔

میں یہاں پر استادِ محترم علامہ شیخ محسن علی نجفی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ایک بات کا اضافہ کرنا چاہوں گا وہ یہ ہے کہ میں نے زندگی میں دوسروں کو برداشت کرنے کا ہنر یعنی کشادہ دلی کو، ان کی عظیم شخصیت سے حاصل کیا۔

حوزہ: حوزہ علمیہ قم کب تشریف لے گئے؛ کن عظیم اساتذہ سے کسب فیض کیا اور انقلابِ اسلامی سے کب آشنا ہوئے؟

حجت الاسلام والمسلمین شیخ غلام محمد سلیم: مجھے تقریباً سن ۱۹۸۰ کے آخر میں حوزہ علمیہ قم میں حصول علم کی سعادت نصیب ہوئی اور ایک مدت تک مختلف اساتذہ سے کسب فیض کرتا رہا؛ حوزہ کے ابتدائی متون کی کتابیں استاد اعتمادی، استاد بنی فضل، استاد ستودہ، استاد موسوی تہرانی، استاد اشتہادری جیسے عظیم اساتذہ سے پڑھیں۔ استادِ گرامی حجت الاسلام والمسلمین بنی فضل کئی اہم خصوصیات کے حامل تھے، آپ اسلام، امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ اور انقلابِ اسلامی کے عاشق تھے؛ ان سے میں نے بصیرت یعنی موقع سے استفادہ کرنا سیکھا۔

مدرسہ علمیہ فیضیہ کے ہاسٹل میں مقیم تھے اور میری طالبعلمی کی روش یہ تھی کہ میں نمازِ مغربین کے بعد سے رات گیارہ بجے تک لائبریری میں رہتا تھا اور دروس کی کتابوں سمیت انقلاب اور انقلابی شخصیات کی کتابوں کا مطالعہ کرتا تھا، البتہ یہاں آپ نے پوچھا تھا کہ میں انقلاب سے کب آشنا ہوا؛ الحمدللہ مجھے یہ اعزاز حاصل ہے کہ میں ایران آنے سے پہلے اور انقلاب کی تحریک جب شروع ہوئی تھی اس وقت سے ہی اسلام آباد میں اپنے اساتذہ کے ساتھ امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کے بیانات سنا کرتا تھا اور اسی دوران ہی میں نے عالمی سطح کی علمی شخصیات جیسے مصر کے حسن البناء، انوار سادات، الفتح پارٹی کی سرگرمیاں اور امام موسیٰ الصدر رحمۃ اللہ علیہ، آیت اللہ العظمیٰ مفکر اسلام شہید صدر رحمۃ اللہ علیہ، شہید مطہری وغیرہ کو پڑھ لیا تھا۔

میرا انقلابِ اسلامی اور امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی، سیاسی اور سماجی شخصیت سے عشق و محبت کا یہ عالم ہے کہ میں شروع سے آج تک امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید پر ہی باقی ہوں اور یہ میں اپنے لیے اعزاز سمجھتا ہوں۔

عراق_ایران کی جنگ جو کہ دفاع مقدس کے نام سے مشہور ہے؛ اس جنگ کے دوران میں دو مرتبہ محاذ پر گیا اور تقریباً ڈیڑھ سے دو مہینے تک لشکرِ ثار اللہ ۴۱ جس کے سربراہ شہید قدس، شہید مقاومت، شہید مدافع حرم شہید جنرل قاسم سلیمانی تھے؛ ان کے ساتھ مختلف رضاکارانہ کاموں میں مصروف عمل رہا۔

سویڈن میں قرآن کو نذرِ آتش کرنے والا سلوان مومیکا فائرنگ میں ہلاک

سویڈن میں قرآن پاک کو نذر آتش کرنے کے متعدّد واقعات میں ملوث ۳۸ سالہ عراقی پناہ گزین سلوان مومیکا فائرنگ کے ایک واقعے میں ہلاک ہوگیا۔ مقامی میڈیا رپورٹس کے مطابق، واقعہ سویڈن کے دارالحکومت اسٹاک ہوم کے قریب سودرتیلیا شہر میں پیش آیا، جہاں ایک مسلح شخص نے مومیکا کی رہائش گاہ میں گھس کران پر گولیاں چلائیں، جس کے نتیجے میں وہ موقع پر ہی ہلاک ہوگئے۔ ذرائع کے مطابق، فائرنگ کے وقت مومیکا سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹک ٹاک پر براہِ راست ویڈیو نشر کر رہا تھا۔ سویڈش پولیس اور عدلیہ نے اس کی ہلاکت کی تصدیق کر دی ہے، جبکہ واقعے کی تحقیقات جاری ہیں۔ سلوان مومیکا کی جانب سے قرآن سوزی کے واقعات پر مسلم دنیا میں شدید غم و غصہ پایا جاتا تھا، اور اس کے خلاف قانونی کارروائی اور پناہ گزین حیثیت کی منسوخی کا مطالبہ کیا جا رہا تھا۔ تاہم، اس کی اچانک ہلاکت نے کئی سوالات کو جنم دیا ہے، اور سویڈش حکام واقعے کی مزید تفصیلات اکٹھا کر رہے ہیں۔

موجودہ حساس دور میں اسلامی اتحاد و وحدت کو مزید مضبوط کیا جانا چاہیے

ایران کے شہر آبادان میں مدرسہ آیت اللہ دہدشتی کے طلباء کی عمامہ گذاری کی تقریب رہبر معظم کے نمائندہ عراق اور مجلس خبرگان رہبری کے رکن آیت اللہ سید مجتبیٰ حسینی کی موجودگی میں منعقد ہوئی۔

آیت اللہ مجتبیٰ حسینی نے طلباء کی اہم اور سنگین ذمہ داریوں کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور ذات البَین (سورۂ انفال میں مذکور اصطلاح، جس کے معنی لوگوں کے درمیان صلح وصفائی قائم کرتے ہوئے ان کے مابین تعلقات کی اصلاح کرنا ہیں)، طلباء کی سماجی اور دینی ذمہ داریوں اور مسلمانوں کے اتحاد کی ضرورت سمیت مشترکہ مفادات کے حصول کے لیے سماجی یکجہتی کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ آیت اللہ حسینی نے موجودہ دور کے سماجی اور سیاسی مسائل کی پیچیدگیوں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا: ان مسائل کے بارے میں لاتعلق نہیں رہا جا سکتا لہذا ہمیں معاشرہ کی اصلاح اور اس میں امن و سکون قائم کرنے کے لیے قدم اٹھانا چاہیے۔ انہوں نے کہا: طلباء اور علماء دین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اسلامی ممالک، خاص طور پر ایران اور اتحادی ممالک کے درمیان تعلقات کی اصلاح میں بھی فعالیت کریں۔

شیخ ابراہیم زکزاکی نے ایک دہائی کے وقفے کے بعد یوم الشہداء کی تقریب کا انعقاد کیا

نائجیریا کی اسلامی تحریک کے رہنما شیخ ابراہیم زکزاکی نے ۲۰۱۵ کے زاریا قتل عام کے بعد پہلی بار یوم الشہداء کی تقریب کا انعقاد کیا، جس میں شہداء کے اہل خانہ بھی شریک ہوئے اور شہادت کی اہمیت پر روشنی ڈالی گئی۔

تحریک اسلامی نائجیریا کے رہنما، حجت الاسلام والمسلمین شیخ ابراہیم زکزاکی نے ایک دہائی کے وقفے کے بعد یوم الشہداء کی تقریب کا انعقاد کیا۔ یہ تقریب ۲۰۱۵ میں زاریا میں ہونے والے قتل عام کے بعد پہلی بار ابوجا میں ان کے گھر پر ہوئی منعقد ہوئی جہاں شہدائے تحریک اسلامی کے اہل خانہ بھی موجود تھے۔ شیخ زکزاکی نے اس موقع پر شہادت کی اہمیت پر بات کی اور اہل خانہ کو اپنے شہداء کی قربانیوں کو زندہ رکھنے کی ترغیب دی۔ انہوں نے اللہ کے احکام پر عمل کرنے کی ضرورت پر زور دیا اور انحراف سے بچنے کی تلقین کی۔ یوم الشہداء کی تقریبات میں بچوں کے لیے ایک تفریحی پروگرام بھی منعقد کیا گیا، جس میں وہ ابوجا کے «پارک سرزمین عجایب» میں شریک ہوئے۔ اس پورے ایونٹ نے اسلامی تحریک کے اصولوں اور مزاحمت کی قدروں کو نمایاں کیا۔

یاد رہے کہ زاریا قتل عام ۲۰۱۵ میں نائجیریا کی فوج کے حملے میں ہوا تھا، جس میں کئی افراد شہید اور زخمی ہوئے، اور حسینیہ بقیہ اللہ (عج) بھی تباہ ہو گیا تھا۔

امن و امان کسی بھی معاشرے کی بنیادی ضرورت اور ترقی و پیشرفت کا پیش خیمہ ہوتا ہے

مدرسہ علمیہ صدیقہ طاہرہ (س) نوشہر میں ثقافتی امور کی سرپرست محترمہ رقیہ دہقان نے امام خمینی (رح) نیول یونیورسٹی نوشہر کے طلبہ اور ان کے اہل خانہ کے ساتھ منعقدہ ایک بصیرتی نشست میں خطاب کرتے ہوئے کہا: قرآن کریم کی روشنی میں خاندان کے استحکام اور اس کی حفاظت کے اصولوں کو اجاگر کرنا بہت ضروری ہے۔ محترمہ رقیہ دہقان نے مزید کہا: امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام نے بھی »امن اور جسمانی صحت« کو دنیا کی دو اہم نعمتیں قرار دیا ہے۔ ان روایات سے امن و امان کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔ انہوں نے کہا: مقام معظم رہبری (مد ظلہ العالی) کے بقول، امن کسی بھی معاشرے کے لیے آکسیجن کی طرح ضروری ہے۔ ایک ترقی پذیر قوم پر سب سے بڑا حملہ اس کی سلامتی کو چھین لینا ہے کیونکہ ثقافتی اور فکری کام، معاشی ترقی اور تربیتی و اخلاقی ڈھانچے سب امن پر منحصر ہیں۔ اگر نا امنی کا احساس ہو تو ملک تباہ ہو جاتا ہے اور ترقی کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

فاطمی طرزِ عمل ہی سماجی مسائل کا بہترین راہِ حل ہے

صوبہ تہران میں حوزہ علمیہ خواہران کی ثقافتی و تبلیغی امور کی سربراہ محترمہ فاطمہ اسفندیاری نے حوزہ نیوز ایجنسی سے گفتگو میں حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کی سیرت اور فاطمی معاشرے کے قیام کے موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا: اسلامی معاشرہ حضرت زہرا (س) کی سیرت اور طرزِ عمل کو مسلمانوں کے لیے ایک عملی نمونہ کے طور پر متعارف کروا سکتا ہے

تاکہ لوگ ان کے اخلاق اور سیرت سے آشنا ہو سکیں۔ انہوں نے کہا: حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کی ولایتمداری ایک ایسی قیادت کا نمونہ پیش کرتی ہے جو اخلاقی، انسانی، اور اسلامی اقدار پر مبنی ہے۔ محترمہ فاطمہ اسفندیاری نے کہا: حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کی سیرت میں وہ عناصر موجود ہیں جو ایک مثالی اسلامی حکومت کے لیے رہنما اصول فراہم کرتے ہیں۔ جیسے عدل و انصاف کا قیام، یکجہتی کی ترویج، انسانی اقدار کی پاسداری وغیرہ۔ انہوں نے مزید کہا: فاطمی طرز عمل ہی سماجی مسائل کا بہترین راہِ حل ہے۔ فاطمی طرزِ عمل کو فروغ دینا اور اسے عملی جامہ پہنانا نہ صرف سماجی مسائل کو حل کرنے کا مؤثر ذریعہ ہے بلکہ یہ معاشرتی ہم آہنگی، ترقی، اور اتحاد کے لیے بھی ایک مضبوط بنیاد فراہم کرتا ہے۔

پیغمبر اکرم (ص) کی ذات گرامی؛ زندگی کا کامل ترین نمونہ: محترمہ نظام آبادی

مدرسہ علمیہ فاطمہ الزہرا (س) اراک کی استاد، محترمہ نظام آبادی نے عید مبعث کی مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، پیغمبر رحمت و محبت، توحید کے منادی اور صلح و دوستی کے علمبردار ہیں۔ انہوں نے قبل از بعثت کی دنیا کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ عرب میں وہ ایک بے ترتیب اور پراگندہ ماحول تھا، جہاں ہر چیز اپنی جگہ سے ہٹی ہوئی تھی۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آکر ہمیں سکھایا کہ زندگی کے اس بکھرے ہوئے نقشے کو کیسے ترتیب دیں، دین کے احکامات پر عمل پیرا ہو کر صحیح راستہ اختیار کریں اور خدا سے مضبوط تعلق قائم کریں۔ انہوں نے مزید کہا کہ انسان کے لیے اپنی نفسانی خواہشات پر قابو پانے اور ایک بامقصد زندگی گزارنے کے لیے اسوہ حسنہ کی ضرورت ہوتی ہے، جو ہر پہلو میں قابلِ تقلید ہو۔ اس سلسلے میں قرآن کریم سورہ احزاب میں ارشاد فرماتا ہے:

»لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ«

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث کیا گیا تو شیطان نے آہ و فغاں کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنے مقصد میں ناکام ہو گیا، کیونکہ جو لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کریں گے، انہیں وہ گمراہ نہیں کر سکے گا۔ محترمہ نظام آبادی نے روز مبعث کو ظلم، جبر، جہالت، شرک اور باطل عبادات کے زوال کا دن قرار دیا اور امام علی علیہ السلام کے فرمان کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے بعثتِ نبوی کے ذریعے انسانوں کو ہدایت کی روشنی عطا فرمائی، انہیں اتحاد بخشا اور اپنی رحمتوں سے نوازا، جس کے نتیجے میں ان کی حکومت عزت و سربلندی کی علامت بن گئی۔ انہوں نے تاکید کی کہ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ایک بامقصد اور کامیاب زندگی گزاریں، تو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کو اپنانا ناگزیر ہے۔

ازدواجی زندگی کو بہتر اور خوبصورت بنانے کا نسخہ

مردوں کی ایک عام غلطی جو بیوی کے دل کو تشنہ رکھنے کا باعث بنتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ اُس کی طرف کافی توجہ نہیں دیتے۔ بیوی کی طرف توجہ دینا، اُس کے دل کو سیراب کرنے اور اُس کے دل میں محبت کا احساس پیدا کرنے کا ایک مؤثر طریقہ ہے۔ بیوی کی طرف توجہ دینے کا مطلب یہ ہے کہ آپ پوری طرح سے اسے ساتھ ہونے اور اپنی پوری موجودگی کا احساس دلائیں۔ جب وہ آپ سے بات کر رہی ہو یا جب اسے کسی وجہ سے آپ کی توجہ کی ضرورت ہو، تو کسی اور کام میں مشغول نہ ہوں مثلاً ٹی وی نہ دیکھیں، اخبار، میگزین یا کتاب نہ پڑھیں اور اپنی پوری توجہ صرف اُس پر مرکوز کریں، اُس کا حال پوچھیں اور پوری توجہ سے اُس کی بات سنیں۔

آیۃ اللہ العظمیٰ شیخ حسین وحید خراسانی دام ظلہ

تحریر: مولانا سید علی ہاشم عابدی

مرجع عالی قدر آیۃ اللہ العظمیٰ شیخ حسین وحید خراسانی دام ظلہ ۱۱ رجب المرجب سن ۱۳۳۹ ہجری کو مشہد مقدس سے ۱۲۰ کلو میٹر فاصلے پر واقع نیشابور کے ایک دیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ یہ وہی شہر ہے کہ جہاں سلطان عرب و عجم امام رؤف حضرت ابوالحسن امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام کا لوگوں نے والہانہ استقبال کیا، آپ نے وہاں قیام فرمایا اور چند معجزات وکرامات بھی ظہور پذیر ہوئے، اس شہر کا تذکرہ خاص طور سے مشہور روایت « حدیث سلسلۃ الذہب » کے ضمن میں ہوتا ہے۔

اس شہر میں جناب فضل بن شاذان رضوان اللہ تعالی علیہ اور جناب اباصلت ہروی رضوان اللہ تعالی علیہ جیسے ائمہ معصومین علیہم السلام کے اصحاب وشاگردان اور وکلاء بھی رہے ہیں۔ اسی طرح اس شہر میں وہ مومنہ یعنی جناب بی بی شطیطہ رضوان اللہ تعالی علیہا بھی دفن ہیں جن کا مختصر خمس بارگاہ باب الحوائج امام موسی کاظم علیہ السلام میں معتبر اور مقبول قرار پایا۔ آیۃ اللہ العظمیٰ شیخ حسین وحید خراسانی دام ظلہ نے بانی مدرسہ حجتیہ قم مقدس آیۃ اللہ العظمیٰ سید محمد حجت کوہ کمری رضوان اللہ تعالیٰ علیہ سے سند اجتہاد حاصل کیا۔ آیۃ اللہ العظمیٰ سید عبدالہادی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ، آیۃ اللہ العظمیٰ سید محسن الحکیم رحمۃ اللہ علیہ اور استاد الفقہاء آیۃ اللہ العظمیٰ سید ابوالقاسم خوئی رحمۃ اللہ علیہ سے کسب فیض کیا ہے۔ آیۃ اللہ العظمیٰ وحید خراسانی دام ظلہ نے دوران تعلیم سے ہی تدریس کا آغاز کیا، حوزہ علمیہ نجف اشرف میں تعلیم کے ساتھ ساتھ تدریس میں بھی مصروف رہے، نجف اشرف عراق سے ایران واپس آئے تو ایک برس مشہد مقدس میں قیام فرمایا اور اس کے بعد قم مقدس میں مستقل سکونت اختیار کرلی اور کرونا وبا سے پہلے تک مستقل روزانہ مسجد اعظم قم مقدس میں درس خارج دیتے رہے۔

آپ کے درس میں علماء وافاضل کثرت سے شرکت فرماتے تھے۔ آپ جہاں ایک عظیم فقیہ و مجتہد ہیں وہیں ایک زبردست خطیب بھی ہیں، نجف اشرف میں آیۃ اللہ العظمیٰ سید ابوالحسن اصفہانی رضوان اللہ تعالی علیہ کی دعوت پر ان کے حسینیہ میں دوران تعلیم مجالس عزا خطاب فرماتے تھے۔ اس کے علاوہ مختلف مناسبتوں پر آپ کی تقاریر کی ویڈیوز انٹرنیٹ پر موجود ہیں۔ آپ نے آیۃ اللہ العظمیٰ شیخ لطف اللہ صافی گلپائگانی رحمۃ اللہ علیہ اور آیۃ اللہ العظمیٰ شیخ محمد فاضل لنکرانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ محرک عزائے فاطمی آیۃ اللہ العظمیٰ میرزا جواد تبریزی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک عزائے فاطمی کی مکمل حمایت کی اور ان کے بعد اس تحریک کی سربراہی فرمارہے ہیں۔

آپ ہر سال امیر المومنین امام علی علیہ السلام، حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے یوم شہادت جلوس عزا میں اپنے دفتر سے کریمہ اہل بیت حضرت فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیہا کے روضہ مبارک تشریف لاتے ہیں۔ جب تک صحت یاب تھے پابرہنہ پیدل تشریف لاتے تھے لیکن جب پیدل چلنا دشوار ہوا تو گاڑی پر سوار ہو کر تشریف لاتے ہیں۔

الحمدللہ ولہ الشکر آج ۱۱ رجب المرجب سن ۱۴۴۶ ہجری مطابق ۱۲ جنوری ۲۰۲۵ کو آپ کی عمر مبارک ۱۰۷ برس کی ہوگئی۔

خداوند عالم بحق اہل بیت اطہار علیہم السلام آپ کا سایہ ہمارے سروں پر قائم و دائم رکھے۔

عام طور پر حکومیں ۶۰ برس کے قریب لوگوں کو ریٹائر کر دیتی ہیں کیونکہ ان میں کام کرنے کی صلاحیت نہیں رہ جاتی اور ۷۰ ۸۰ برس کی عمر میں عام طور پر لوگوں میں وہ صلاحیت نہیں رہتی کہ وہ کسی نظام کو چلا سکیں، کسی کو بھولنے کی بیماری ہوجاتی ہے تو کسی کو غفلت کی بیماری لاحق ہوجاتی ہے اور بعض اوقات دیکھنے میں آتا ہے کہ زیادہ سن ہونے کے سبب لوگوں سے ایسے حرکات و امور انجام پاتے ہیں جو دیکھنے والوں کے لئے مضحکہ خیز ہوتے ہیں اور یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ اب ان کی عمر ہوگئی ہے۔ کبھی بیجا بولنا، بے جا ہنسنا، کھانے پینے میں بدپرہیزی وغیرہ مشاہدے میں آتی ہے۔ لیکن الحمدللہ ولہ الشکر اس عصر غیبت میں اللہ تبارک وتعالی کا ہم ایتام آل محمد علیہم السلام پر احسان عظیم ہے کہ اس نے ہمیں ایسے مراجع کرام اور فقہاء ومجتہدین عظام عطا فرمائے ہیں کہ جن کی عمر ۸۰ برس سے زیادہ ہونے کے باوجود بھی ان کی گفتگو اور اقدامات پر کبھی بھی ضعف وپیری غلبہ نہ پاسکی۔ جب وہ بولتے ہیں تو پوری دنیا ان کی گفتگو سنتی ہے۔ جب وہ لکھتے ہیں تو پوری دنیا ان کی تحریر پڑھتی ہے۔ جب وہ کوئی اقدام کرتے ہیں تو عقلاء عالم تصویر حیرت بن جاتے ہیں۔

ظاہر ہے کہ جو انسان اپنے آپے میں نہ ہو، جو خود اپنا اچھا برا نہ سمجھتا ہو، جس کی گفتگو اور حرکات وسکنات مضحکہ خیز ہوں وہ اس لائق نہیں کہ لوگوں کی رہبری اور رہنمائی کرے اور نہ ہی ایسے شخص کی تقلید جائز ہے۔

اس کے برخلاف ہمارے مراجع کرام دام ظلہم کہ جن کی پاک زندگیاں سیرت اہل بیت علیہم السلام میں بسر ہو رہی ہیں، انہوں نے ابتدا سے اٹھنے بیٹھنے، سونے جاگنے، بولنے بات کرنے، چلنے پھرنے، سننے سمجھنے، کھانے پینے ہر جہت سے اہل بیت علیہم السلام کی پیروی کی کوشش کی اور ان سے توسل کیا، خاص طور سے منجی عالم بشریت قطب عالم امکان لنگر زمین وزمان حضرت صاحب الزمان ولی عصر امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے مستقل متمسک ہیں اور توسل کرتے ہیں لہذا آج بھی ان کا ہر عمل، ہر اقدام، ہر گفتگو قابل تاسی ہے۔

الحمدللہ ولہ الشکر مرجع عالی قدر آیۃ اللہ العظمیٰ شیخ وحید خراسانی دام ظلہ اس عمر میں بھی تمام امور پر نظر رکھتے ہیں، شرعی سوالات کے جوابات دیتے ہیں، دفتر میں منعقد ہونے والی مجالس عزا میں شرکت فرماتے ہیں، خاص مناسبتوں کے پروگرام جیسے طلاب کی عمامہ گذاری کی رسم میں شرکت فرماتے ہیں۔

ہم بارگاہ معبود میں دعا گو ہیں کہ بحق اہل بیت اطہار علیہم السلام مرجع عالی قدر آیۃ اللہ العظمیٰ شیخ وحید خراسانی دام ظلہ اور دیگر مراجع کرام، آیات عظام اور علماء اعلام کو صحت و سلامتی اور طول عمر عطا فرمائے۔

آمین یارب العالمین بحق محمد وآلہ الطاہرین

Please Join Us On
Social Media
ہمیں شوشل میڈیا پر جوائن کریں۔
fb.me/HawzaNewsUrdu/
HawzahNews_ur
t.me/HawzaNewsUrdu
hawzahnews_ur@Gmail.com
HawzahNewsUrdu?s=08
hawzahnews_ur
حوزہ نیوز ایجنسی
ur.hawzahNews.com